میونسپل کونسل کا ہنگامی اجلاس، کچرا ٹھیکہ منسوخ

اجلاس میں 7 کے مقابلے 11 ووٹوں سے فیصلہ، میئر کا کاسٹنگ ووٹ

سنڈیکیٹ رپورٹر

ٹاؤن ہال میں منگل کی شام طلب کیا گیا میونسپل کونسل کا ہنگامی اجلاس شدید ہنگامہ آرائی، نعرے بازی اور ایوان کے اندر دو بار ہاتھا پائی کی نوبت آنے کے بعد رات گئے تک جاری رہا۔ اجلاس کا ایجنڈا صرف ایک نکتے پر مشتمل تھا: شہر کے تین بڑے کچرا کنڈی ٹھیکوں کی تجدید۔ تاہم ایوان کے اندر جو کچھ ہوا، اس نے پورے شہر کو سیاسی طور پر دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

اجلاس کے آغاز ہی سے ایوان کی فضا کشیدہ تھی۔ اپوزیشن جماعتوں کے 18 میں سے 14 کونسلر سفید کرتے پہن کر آئے تھے، جبکہ کئی کونسلروں کے ہاتھ میں پلاسٹک کے تھیلے تھے جن میں کچرا بھرا ہوا تھا۔ جیسے ہی اجلاس شروع ہوا، انہوں نے یہ تھیلے ایوان کے درمیان میں رکھ دیے۔ اپوزیشن لیڈر کونسلر شاہدہ پروین نے کہا کہ ’’جو ٹھیکہ آج ہم منسوخ کرنے جا رہے ہیں، اس کی بدبو ہم ہر روز اپنے گھروں میں سونگھتے ہیں، اب یہ بدبو ایوان میں بھی آنی چاہیے‘‘۔

ایجنڈے کے مطابق جن تین ٹھیکوں پر غور ہونا تھا، ان کی مجموعی مالیت 4 کروڑ 20 لاکھ روپے سالانہ بنتی ہے۔ یہ ٹھیکے گزشتہ مالی سال کے آخر میں بغیر کسی کھلی بولی کے، براہِ راست مذاکرات کے ذریعے دیے گئے تھے۔ اپوزیشن کا مؤقف ہے کہ اس طریقۂ کار میں شفافیت کا فقدان ہے اور شہریوں کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ حکمران اتحاد کے کونسلروں کا کہنا ہے کہ موجودہ ٹھیکیدار ہی شہر کے بیشتر حصے سے کچرا اٹھا رہے ہیں اور اچانک تبدیلی سے صفائی کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

بحث کے دوران اپوزیشن کونسلر عمیر جاوید نے ایک فائل لہراتے ہوئے الزام لگایا کہ ٹھیکہ حاصل کرنے والی کمپنی کے ڈائریکٹر میں ایک ایسے شخص کا نام بھی شامل ہے جو ماضی میں ایک اور ٹھیکے پر بدعنوانی کے الزام میں برطرف کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’اگر ہم نے آج یہ ٹھیکے منسوخ نہ کیے تو کل ہمیں بھی اسی کٹہرے میں کھڑا ہونا پڑے گا‘‘۔ اس دعوے پر حکمران بنچوں سے شدید احتجاج ہوا اور کئی کونسلروں نے میز پر مکے مارے۔

میئر نے اپوزیشن کے الزامات کو ’’بے بنیاد اور ذاتی حملے‘‘ قرار دیا اور کہا کہ کمپنی کے خلاف کوئی عدالتی فیصلہ موجود نہیں۔ تاہم جب ووٹنگ کا وقت آیا تو 18 میں سے 11 کونسلروں نے ٹھیکے منسوخ کرنے کے حق میں ہاتھ کھڑا کیا، جبکہ 7 نے مخالفت کی۔ میئر نے اپنا کاسٹنگ ووٹ استعمال کرتے ہوئے تجویز منظور کرا لی۔ اس کے فوراً بعد ایوان میں ہنگامہ شروع ہو گیا۔

(صفحہ 3 کالم 18 پر ملاحظہ کریں)

صفحہ اول کی مزید خبریں

ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال کوٹ نورانی میں ایمرجنسی وارڈ کے باہر منگل کی صبح مشتعل لواحقین نے ڈاکٹروں کے خلاف احتجاج کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک زخمی نوجوان کو بروقت طبی امداد نہیں دی گئی۔ ہسپتال انتظامیہ کے مطابق مریض کو لایا گیا تو اس کی حالت تشویشناک تھی۔ ڈاکٹروں کی ٹیم نے اس کا آپریشن کیا، مگر وہ جانبر نہ ہو سکا۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ مریض کے سر پر شدید چوٹ تھی اور اس کا بہت زیادہ خون بہہ چکا تھا۔

لواحقین کا کہنا ہے کہ ایمرجنسی وارڈ میں ڈاکٹر موجود نہیں تھے اور انہیں کافی دیر تک کسی ذمہ دار شخص سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ ان کا الزام ہے کہ عملہ غیر ذمہ دارانہ رویہ اپنا رہا ہے۔ مظاہرین نے ہسپتال کے مرکزی دروازے کے سامنے ٹائر جلا کر ٹریفک بند کر دی، جس کی وجہ سے ایمبولینسوں سمیت گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں۔ مظاہرین نے ہسپتال کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے خلاف نعرے بازی کی اور مطالبہ کیا کہ ذمہ دار عملے کو فوری طور پر معطل کیا جائے۔

ڈپٹی کمشنر کوٹ نورانی کے دفتر سے رابطہ کیا گیا تو ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) مسز فرحانہ یاسمین نے موقع پر پہنچ کر مظاہرین سے مذاکرات کیے۔ ان کی یقین دہانی پر احتجاج تقریباً ڈھائی گھنٹے بعد ختم کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ واقعے کی تحقیقات کے لیے ایک رکنی کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے جو 48 گھنٹوں میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ ’’اگر کسی ڈاکٹر یا عملے کی غفلت ثابت ہوئی تو قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی، لیکن ہسپتال کے تقدس کو پامال کرنے کی اجازت کسی کو نہیں دی جائے گی‘‘